① 19
6
95

10
18
80
105
180
190
270

60
90
00
90x

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1 (SLOs Based)

Version No.			
⓪	⓪	⓪	⓪
①	①	①	①
②	②	②	②
③	③	③	③
④	④	④	④
⑤	⑤	⑤	⑤
⑥	⑥	⑥	⑥
⑦	⑦	⑦	⑦
⑧	⑧	⑧	⑧
⑨	⑨	⑨	⑨

ROLL NUMBER						
⓪	⓪	⓪	⓪	⓪	⓪	⓪
①	①	①	①	①	①	①
②	②	②	②	②	②	②
③	③	③	③	③	③	③
④	④	④	④	④	④	④
⑤	⑤	⑤	⑤	⑤	⑤	⑤
⑥	⑥	⑥	⑥	⑥	⑥	⑥
⑦	⑦	⑦	⑦	⑦	⑦	⑦
⑧	⑧	⑧	⑧	⑧	⑧	⑧
⑨	⑨	⑨	⑨	⑨	⑨	⑨

FBISE

Answer Sheet No.________

Sign. of candidate________

Sign. of Invigilator________

وقت: 20 منٹ   **حصہ اوّل**   کل نمبر: 15

نوٹ: حصہ اوّل لازمی ہے۔ اس کے جوابات اسی صفحہ پر دے کر ناظم مرکز کے حوالے کریں۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر 1: ہر جزو کے سامنے دیے گئے درست دائرہ کو پُر کریں۔

(1) ایسی نظم جس کے ہر بند کے پانچ مصرعے ہوں، کیا کہلاتی ہے؟

(A) مثنوی   (B) رباعی   (C) قطعہ   [✓ (D) مخمس]

(2) ایسی نظم جس میں ردیف قافیے کی کوئی بندش نہیں ہوتی نہ ہی وزن کی پابندی ہوتی ہے، کیا کہلاتی ہے؟

(A) مخمس   (B) مسدس   [✓ (C) آزاد نظم]   (D) ترکیب بند

(3) ایسا منظوم کلام جس میں حضرت محمد خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی تعریف بیان کی جائے کیا کہلاتا ہے؟

(A) حمد   (B) قصیدہ   (C) مثنوی   [✓ (D) نعت]

(4) ایک روشن دماغ تھا، نہ رہا   شہر میں ایک چراغ تھا، نہ رہا

اس شعر میں علمِ بیان کی کونسی قسم استعمال ہوئی ہے؟

(A) تشبیہ   (B) استعارہ   (C) محاورہ   [✓ (D) کنایہ]

(5) کس لفظ کے معنی مخفی اشارے یا خفیہ بات کے ہیں؟

(A) تشبیہ   (B) استعارہ   (C) مجازِ مرسل   [✓ (D) کنایہ]

(6) جس جملے میں مسند الیہ اسم اور مسند فعل ہو ایسے جملے کو کیا کہا جاتا ہے؟

(A) جملہ اسمیہ (B) جملہ انشائیہ [✓ (C) جملہ فعلیہ] (D) جملہ خبریہ

(7) "حماد ذہین ہے"۔ اس جملے میں "حماد" قواعد کی رو سے کیا ہے؟

(A) فاعل (B) مسند (C) فعل [✓ (D) مبتدا]

(8) مبتدا، خبر اور فعل ناقص کس کے اجزا ہیں؟

(A) فعل مضارع (B) جملہ فعلیہ (C) فعل لازم [✓ (D) جملہ اسمیہ]

(9) ایسی نظم جس کے ہر بند میں ٹیپ کا مصرع یا شعر بار بار دہرایا جاتا ہو، کیا کہلاتی ہے؟

(A) مخمس (B) مسدس [✓ (C) ترجیع بند] (D) ترکیب بند

(10) مندرجہ ذیل میں جملہ معترضہ کی نشاندہی کریں۔

(A) مرزا صاحب نے آپ کو پیغام بھجوایا ہے کہ میں کل آؤں گا۔

[✓ (B) مرزا صاحب نے (جن سے آپ مل چکے ہیں) کہلا بھیجا ہے کہ میں کل آؤں گا۔]

(C) مرزا صاحب نے کہلا بھیجا ہے کہ میں کل آؤں گا۔

(D) مرزا صاحب نے پیغام بھیجا ہے کہ میں کل آؤں گا۔

(11) "آپ کو زیرِ مراسلہ نمبر بی ۳۱۳ مورخہ ۳۱ مئی ۲۰۱۷ء پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول کوٹلی مقرر کر دیا گیا ہے۔" قواعد کی رو سے یہ جملہ کس اندازِ بیان کی مثال ہے؟

(A) ادبی [✓ (B) دفتری] (C) قانونی (D) تکنیکی

(12) آس، ماس، گھاس جیسے الفاظ شعری اصطلاح میں کیا کہلائیں گے؟

(A) ردیف [✓ (B) قافیہ] (C) ذو معنی الفاظ (D) محاورہ

(13) ہم اُسے مُنھ سے برا تو کہتے کہ فراقؔ
دوست تیرا ہے، مگر آدمی اچھا بھی نہیں
یہ شعر کی رو سے کیا ہے؟

(A) مطلع [✓ (B) مقطع] (C) عام شعر (D) آخری شعر

(14) شاعر عام طور پر اپنا تخلص ________ میں استعمال کرتا ہے۔

(A) ہر شعر (B) قافیہ [✓ (C) مقطع] (D) ردیف

(15) علم بیان کی اصطلاح میں کسی چیز کو خاص وصف کی وجہ سے کسی دوسری چیز کی مانند قرار دیا جائے کیا کہلاتا ہے؟

(A) استعارہ (B) کنایہ [✓ (C) تشبیہ] (D) مجاز مرسل

حل گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 1 (SLOs Based)

حصہ اوّل (معروضی)

(1) (D)	(2) (C)	(3) (D)	(4) (A)	(5) (D)
(6) (C)	(7) (D)	(8) (D)	(9) (C)	(10) (B)
(11) (B)	(12) (B)	(13) (B)	(14) (C)	(15) (C)

وقت: 2:40 گھنٹے
کل نمبر: 60

نوٹ: حصہ دوم اور سوم میں دیے گئے سوالات کے جوابات علیحدہ سے مہیا کی گئی جوابی کاپی پر دیں۔ آپ کے جوابات صاف اور واضح ہونے چاہئیں۔

حصہ دوم (کُل نمبر 30)

سوال نمبر2: (الف) حصہ نثر:

عبارت کو غور سے پڑھیں اور نیچے دیے گئے سوالات میں سے سات کے جوابات اپنے الفاظ میں لکھیں۔ (7 × 2 = 14)

جنگ کے زمانے میں حُسنِ اتفاق سے دِلّی میں لاہور کے بیشتر ادیب اور شاعر ریڈیو میں یا دوسرے سرکاری محکموں میں جمع ہو گئے تھے۔ پطرس کی تحریک پر ایک محدود ادبی حلقہ قائم کیا گیا، جس میں ڈاکٹر تاثیرؔ، فیض احمد فیضؔ، حامد علی خاں، حمید احمد خاں، چراغ حسن حسرتؔ، محمود نظامی، غلام عباس، انصار ناصری وغیرہ شریک کیے گئے تھے۔ ہر مہینے اس کا ایک جلسہ ہوتا تھا، کبھی پطرس کے گھر پر اور کبھی ڈاکٹر تاثیرؔ کے گھر پر۔ اس میں ایک مقالہ کسی ادبی موضوع پر پڑھا جاتا اور اس پر گفتگو ہوتی۔ ایک جلسے میں محمود نظامی نے مقالہ پڑھا۔ اس میں مرزا صاحب بھی تشریف لائے تھے۔ ڈاکٹر تاثیرؔ نے گفتگو کا آغاز کیا۔ پطرس خاموش رہے۔ مرزا صاحب سے درخواست کی گئی کہ کچھ فرمائیں۔ مرزا صاحب بحث مباحثے کو ناپسند کرتے تھے، اس لیے بڑی محتاط رائے دیتے تھے۔ انداز کچھ ایسا ہوتا تھا: "نہیں یہ بات تو نہیں، مگر خیر ایسا بھی ہوتا ہے۔" پطرس کو شوخی سوجھی۔ فیضؔ کو اشارہ کیا۔ وہ مرزا صاحب سے زیادہ واقف نہیں تھے، بات کاٹ کر فوراً شروع ہو گئے۔ "یہ تو آپ کو معلوم ہی ہو گا کہ رومی تہذیب یونانی تہذیب کے بعد اُبھری؟" اتنا تو ان کا کہنا اور مرزا صاحب کا جلال میں آ جانا "جی ہاں، مَیں یہ جانتا ہوں اور یہ بھی جانتا ہوں کہ........" پرانی تہذیبوں کی تاریخ کا ایک دریا تھا کہ اُمڈا چلا آتا تھا۔ اس دن مجھے بھی اندازہ ہوا کہ مرزا صاحب کے سینے میں علم کی کتنی دولت بھری پڑی ہے۔ فیضؔ پشیمانی سے بار بار مرزا صاحب کی طرف دیکھتے تھے۔ پطرس دل ہی دل میں ہنس رہے تھے کہ دیکھا اسے کہتے ہیں علم کا سمندر۔ ہم سب دم بخود ساکت بیٹھے مرزا صاحب کو انکھیں پھاڑے دیکھ رہے تھے۔ پطرس نے مرزا صاحب کے جلال کو ختم کرنے کے لیے فوراً چائے کا سامان رکھوانا شروع کر دیا اور خدا خدا کر کے مرزا صاحب کا جلال رفع ہوا۔

مرزا صاحب گھنٹوں مطالعہ کرتے تھے۔ اُن کے کُتب خانے میں ہر علم کی کتاب موجود تھی۔ ملازمت درس و تدریس ہی کی تھی، اس لیے نئی کتاب پڑھتے رہتے تھے۔ فرماتے تھے کہ "اگر مَیں اتنا مطالعہ نہ کروں تو ان انگریز پروفیسروں کے آگے کیسے ٹھہر سکتا ہوں؟" پنشن لینے کے بعد بھی اُن کا واحد مشغلہ مطالعۂ کُتب ہی رہا۔ ان کا یہ شغل اب تک جاری تھا۔ پنشن کا بڑا حصہ کتابیں خریدنے میں صرف کر دیتے تھے۔

مرزا صاحب کی زندگی بڑی سیدھی سادی تھی۔ کرّ و فر یا ٹھاٹ باٹ سے کبھی نہیں رہے۔ گھر کی سواری ہم نے ان کے پاس کبھی دیکھی۔ معدے کے مریض تھے۔ پیدل زیادہ چلتے تھے۔ صبح ٹہلنے ضرور جاتے تھے۔ رات کو جلدی سو جاتے تھے۔ کھیل، تماشے، سینما، تھی نہیں دیکھتے تھے۔ خدا کے فضل سے گھر کا آرام انھیں میسر تھا۔ اُن کی بیگم بھی ادبی ذوق رکھتی تھیں۔ دو ایک ناول ان کے بھی شائع ہو ہیں۔ اولاد سعادت مند، بیوی سلیقہ شعار، پنشن اتنی کہ بڑھاپے میں کسی کی محتاج نہیں۔ کھانا سادہ، لباس سادہ، رہن سہن سادہ، پھر احتیاج کس بات کی؟ قَلْبِ مُطْمَئِنَّہ کی دولت سے مالا مال تھے۔

- **سوالات:**

i. اس عبارت کا مرکزی خیال لکھیں۔

جواب: مرزا صاحب کی زندگی بڑی سیدھی سادی تھی۔ کرّ و فر یا ٹھاٹ باٹ سے کبھی نہیں رہے۔ مرزا صاحب کہتے کہ اگر مَیں اتنا مطالعہ نہ کروں تو ان ا پروفیسروں کے آگے کیسے ٹھہر سکتا ہوں۔ مرزا صاحب قَلْبِ مُطْمَئِنَّہ کی دولت سے مالا مال تھے۔

ii. مرزا صاحب کا سب سے بڑا مشغلہ کیا تھا؟

جواب: مرزا صاحب کا سب سے بڑا مشغلہ "مطالعہ کتب" تھا۔ گھنٹوں مطالعہ کرتے تھے۔ پنشن لینے کے بعد بھی اسی شغل کو جاری رکھا اور پنشن کا بڑا حصہ کت خریدنے میں صرف کر دیتے تھے۔

iii. مرزا صاحب کی زندگی کیسی تھی؟

جواب: مرزا صاحب کی زندگی بڑی سیدھی سادی تھی۔ کرّ و فر یا ٹھاٹ باٹ سے کبھی نہیں رہے۔

iv. مرزا صاحب کو کیا بیماری تھی؟

جواب: مرزا صاحب معدے کے مریض تھے۔

v. مرزا صاحب مطالعہ کے بارے میں کیا کہتے تھے؟

جواب: مرزا صاحب کہتے کہ اگر مَیں اتنا مطالعہ نہ کروں تو ان انگریز پروفیسروں کے آگے کیسے ٹھہر سکتا ہوں۔

vi. پطرس نے مرزا صاحب کے جلال کو ختم کرنے کے لیے کیا کیا؟

جواب: پطرس نے مرزا صاحب کے جلال کو ختم کرنے کے لیے فوراً چائے کا سامان رکھوانا شروع کر دیا اور خدا خدا کر کے مرزا صاحب کا جلال رفع ہوا۔

vii. مرزا صاحب کس چیز کی دولت سے مالا مال تھے؟

جواب: مرزا صاحب قَلْبِ مُطْمَئِنَّہ کی دولت سے مالا مال تھے۔

.vii' پطرس کے محدود ادبی حلقہ میں کون کون سے ادیب شامل تھے؟

واب: پطرس کی تحریک پر ایک محدود ادبی حلقہ قائم کیا گیا، جس میں ڈاکٹر تاثیر، فیض احمد فیض، حامد علی خاں، حمید احمد خاں، چراغ حسن حسرت، محمود نظامی، غلام عباس، انصار ناصری وغیرہ شریک کیے گئے تھے۔

.i مرزا صاحب کس چیز کو ناپسند کرتے تھے؟

واب: مرزا صاحب بحث مباحثے کو ناپسند کرتے تھے، اس لیے بڑی محتاط رائے دیتے تھے۔

ب) حصہ شعر: 10

درج ذیل اشعار کو غور سے پڑھیں اور آخر میں دیے گئے سوالات میں پانچ کے جوابات لکھیں: (5 × 2 = 10)

مُصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے — ترِی آرزُو رہنُما ہو گئی ہے

اُسی نے ایک حرفِ کُن سے پیدا کر دیا عالم — کشاکش کی صدائے ہاؤ ہُو سے بھر دیا عالم

یوں تو میرے شہر میں سڑکیں کئی ہیں لازوال — لیکن اک ایسی سڑک بھی ہے نہیں جس کی مثال

یہ سماں اور اک قوی انسان، یعنی کاشت کار — اِرتقا کا پیشوا، تہذیب کا پروردِگار

گرمی کارزارِ جنگ کی، کیونکر کروں بیاں — ڈر ہے کہ مثلِ شمع نہ جلنے لگے زبان

الات:

مُصیبت بھی راحت فزا ہو گئی ہے — ترِی آرزُو رہنُما ہو گئی ہے

اس شعر کا مرکزی خیال لکھیے۔

اب: شاعر کو دنیا کی بے ثباتی کا علم حاصل ہو گیا ہے۔ اُسے پتا چل گیا کہ زندگی کا مقصد کیا ہے؟ شاعر کو محبوب کی یاد اللہ کے قریب لے گئی اور پھر اس کی تمام مشکلات دور ہو گئیں۔ شاعر کہتا ہے کہ میرے محبوب کی آرزو، چاہت اور خواہش ہی میری رہنمائی کر رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات کون سا ایک لفظ کہہ کر بنائی ہے؟

ب: اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات "کُن" کا لفظ کہہ کر بنائی ہے۔

شاعر کس سڑک کو بے مثال کہہ رہا ہے؟

ب: شاعر "مال گودام روڈ" کو بے مثال سڑک کہتا ہے کیونکہ اس جیسی سڑک اور کوئی نہیں ہے۔

نظم کے دوسرے شعر میں شاعر نے کن الفاظ میں کسان کی تحسین کی ہے؟

ب: نظم کے دوسرے شعر میں شاعر نے کسان کو ارتقا کا پیشوا اور تہذیب کا پروردگار قرار دیا ہے یعنی کسان ملکی ترقی کا ضامن ہوتا ہے اور انسانیت کا امام ہوتا ہے۔

میر انیس نے پہلے بند میں زباں کو کس چیز سے تشبیہ دی ہے؟

ب: میر انیس نے پہلے بند میں زبان کو شمع سے تشبیہ دی ہے۔ اُن کے خیال میں اگر زبان میدان کربلا کی گرمی کو بیان کرے گی تو اُس کی حدت سے شمع کی طرح جلنے لگے گی۔

vi۔ شاعر جنگ کے روز گرمی کی شدت کو بیان کرنے سے کیوں ڈر رہا ہے؟

جواب: شاعر کہتے ہیں کہ جنگ کے روز اتنی شدت کی گرمی تھی کہ میں کیسے بیان کر سکتا ہوں۔ شاعر کہتے ہیں کہ مجھے ڈر لگتا ہے کہ اگر میں نے اس روز کی گر شدت کو بیان کرنے کی کوشش کی تو الفاظ کی تپش سے شمع کی طرح میری زبان جلنے لگے گی۔

(ج) حصہ قواعد:

مندرجہ ذیل میں سے تین اجزا کے جوابات لکھیں۔ (3 × 2 = 6)

i. "تم میں حوروں کا کوئی چاہنے والا ہی نہیں
جلوۂ طور تو موجود ہے موسیٰ ہی نہیں"

اس شعر میں استعمال ہونے والی صنعت کی نشاندہی کریں۔

جواب: اس شعر میں "جلوۂ طور" اور "حضرت موسیٰ" کو صنعتِ تلمیح کے طور پر استعمال کیا ہے اور کوہِ طور پر پیش آنے والے واقعے کی طرف اشارہ ہے۔ تلمیح کے لفظی معنی "اشارہ" کے ہیں۔ جب کسی شعر میں آیت، حدیث یا تاریخی واقعہ کی طرف اشارہ کیا جائے تو اس کو "صنعتِ تلمیح" کہتے ہیں۔

ii. حمد کیسی نظم کو کہتے ہیں؟

جواب: حمد کی تعریف: نظم کی ایک قسم جس میں اللہ تعالیٰ کی بزرگی، ثناء، عظمت، ذات اور صفات بیان کی جائیں۔

مثال: خواجہ الطاف حسین حالؔی کے تین حمدیہ اشعار:

قبضہ ہو دلوں پر کیا اور اس سے سوا تیرا
اک بندۂ نافرماں ہے حمد سرا تیرا
گو سب سے مقدم ہے حق تیرا ادا کرنا
بندے سے مگر ہو گا حق کیونکر ادا تیرا
محرم بھی ہے ایسا ہی جیسا کہ ہے نامحرم
کچھ کہہ نہ سکا جس پر یاں بھید کھلا تیرا

iii. "شاہ رخ اسلم کا بھائی ہے۔" اس جملے کی ترکیب نحوی کیجیے۔

متعلق خبر

فعل ناقص

خبر

جواب: ترکیب

شاہ رخ ←	مبتدا		جملہ اسمیہ خبریہ
~~کا~~	حرفِ اضافت	خبر	
بھائی	مضاف		
اسلم	مضاف الیہ		
ہے	فعل ناقص		

iv. استعارہ کی تعریف کریں اور مثالیں دیں۔

جواب: اِستعارہ: اِستعارہ کے لفظی معنی ادھار لینے کے ہیں۔ علم بیان کی اصطلاح میں جب ہم کسی چیز کے معنی مستعار لے کر دوسری چیز کے لیے استعمال ہیں تو اسے اِستعارہ کہتے ہیں۔ جیسے: ماں نے کہا "میرا چاند سکول سے آگیا ہے۔"

باپ نے کہا "میرا بیٹا رستم ہے۔"

کس شیر کی آمد ہے کہ رَن کانپ رہا ہے۔

ن جملوں میں بچے کو چاند، بیٹے کو رستم اور بہادر انسان کو شیر کہا گیا ہے یعنی چاند، رستم اور شیر کے الفاظ مستعار لے کر بچے، بیٹے اور انسان کے لیے استعمال کیے گئے ہیں۔

حصہ سوّم (کل نمبر 30)

سوال نمبر 3: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک پیراگراف کی تشریح کریں: (5)

الف۔ "1930ء میں مسلم لیگ کے الہ آباد والے اجلاس میں علامہ اقبال نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن (پاکستان) بنانے کی تجویز پیش کی۔ چار سال کے بعد جب قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مسلم لیگ کی صدارت کا مستقل طور پر عہدہ قبول کیا تو اُنھوں نے اس تجویز کو عملی جامہ پہنانے کی کوشش شروع کر دی۔ آخر کار 23 مارچ 1940ء کو اُنھوں نے لاہور کے اجلاس میں واضح طور پر اعلان کر دیا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے، وہاں ایک آزاد مسلم ریاست قائم کی جائے۔ اس اعلان کو "قراردادِ پاکستان" کہتے ہیں، جس کی رو سے مسلمانوں کی آزاد خود مختار حکومت قائم کرنے کا فیصلہ ہوا"۔

جواب: الف۔ سبق کا نام: نظریہ پاکستان　مصنف کا نام: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان

تشریح: ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے اس مضمون کے ذریعے نظریہ پاکستان کی وضاحت کی ہے۔ ہمارا "نظریہ پاکستان" دراصل نظریہ اسلام ہے۔ اس مضمون میں مصنف نے قیامِ پاکستان کے لیے کی جانے والی کوششوں کا ذکر بھی کیا ہے۔ 1930ء میں مسلم لیگ کے الہ آباد والے اجلاس میں علامہ اقبالؒ نے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ وطن بنانے کی تجویز پیش کی۔ جس میں مسلمان اپنے عقائد کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔ چار سال گزرنے کے بعد جب قائداعظم محمد علی جناحؒ نے مسلم لیگ کی صدارت کا عہدہ مستقل طور پر قبول کیا تو اُنھوں نے اس تجویز کو کامیاب کرنے کے لیے دن رات ایک کر دیا۔ انہیں کوششوں کے نتیجے میں قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 23 مارچ 1940ء کو قراردادِ لاہور میں دوٹوک اعلان کیا کہ جن علاقوں میں مسلمانوں کی اکثریت ہے، وہاں ایک آزاد مسلم ملک قائم کی جائے۔ ان کے اِس اعلان کو "قراردادِ پاکستان" کہتے ہیں، اس قرارداد کی وجہ سے مسلمانوں کے لیے ایک آزاد اور خود مختار ملک قائم کرنے کا فیصلہ ہوا۔

پہلی جنگ عظیم کے بعد علی برادران نے تحریک خلافت کا آغاز کیا۔ 1930ء میں علامہ اقبالؒ نے الہ آباد میں ایک تاریخی خطبہ دیا۔ آخر کار قائداعظمؒ کی کوششوں سے 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرضِ وجود میں آ گیا۔

ب۔ دیکھو پرانی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں، مجھے اس وقت ضرورت ہے، تھوڑا سا روپیا قرض دو۔ کیا اس کے احباب وقت بے وقت اسے دعوتوں اور جلسوں میں کھینچ کر نہیں لے جاتے؟ کیا کبھی ایسا نہیں ہوتا کہ اسے نیند کے جھونکے آ رہے ہوں مگر یار دوستوں کا مجمع ہے، جو قصے پر قصہ اور لطیفے پر لطیفہ کہہ رہے ہیں اور اٹھنے کا نام نہیں لیتے؟ کیا اسے دوستوں کے خطوں کا جواب نہیں دینا پڑتا؟ کیا اس کے پیارے دوست کی تصنیف کی ہوئی کوئی کتاب نہیں، جو اسے خواہ مخواہ پڑھنی پڑے اور ریویو لکھنا پڑے؟ کیا اُسے احباب کی وجہ سے شور مچانا اور ہو حق کرنا نہیں پڑتا؟ کیا دوستوں کے ہاں ملاقات کو اسے جانا نہیں پڑتا؟ اگر نہ جائے تو کوئی شکایت نہیں کرتا۔ اگر ان سب باتوں سے وہ آزاد ہے تو کوئی تعجب نہیں کہ ہٹا کٹا ہے اور میں نحیف و نزار ہوں۔ یا اللہ، کیا اس پر بھی وہ شکر ادا نہیں کرتا، خدا جانے وہ کون سی نعمت چاہتا ہے؟

جواب: ب۔ سبق کا نام: مجھے میرے دوستوں سے بچاؤ　مصنف کا نام: سجاد حیدر یلدرم

تشریح: مصنف نے اپنے دوستوں کے متعلق بتایا کہ کس طرح وہ مصنف کی زندگی میں مسائل اور وقت کے ضیاع کا باعث بنتے ہیں۔ مصنف نے اپنا اور موازنہ کرتے ہوئے اپنے دوستوں کے حوالے سے اُن مسائل کا تذکرہ کیا ہے جو اُن کی وجہ سے مصنف کی زندگی میں جنم لیتے ہیں۔ بلاوجہ قرض مانگنا، وقت بے دعوتوں میں کھینچ کے لے جانا، زبردستی اپنے پاس بیٹھنے پر مجبور کرنا، دوستوں کی تصانیف کو خواہ مخواہ پڑھنا اور ریویو دینا، یہ وہ مسائل ہیں جن سے فقیر پوری طرح ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مصنف فقیر کو خود سے زیادہ بہتر گردانتا ہے۔ مصنف بیان کرتا ہے کہ بعض دوست اُسے پرانی دوستی کا واسطہ دے کر اُدھار رقم مانگتے ہیں فقیر کے پاس ایسا کوئی دوست نہیں آتا ہوگا۔ ایسا بھی کبھی نہیں ہوگا کہ اس فقیر کو سخت نیند آرہی ہو مگر اس کے یار دوستوں کا مجمع اسے قصے پر قصہ اور لطیفے پر سنانے کا کہہ رہے ہوں اور اس کے آرام کا خیال کرتے ہوئے اٹھنے کا نام نہ لیں۔ مصنف مزید بتاتا ہے کہ اس فقیر کے دوست اسے وقت بے وقت دعوتوں اور جل پر بھی لے کر نہیں جاتے ہوں گے۔ اس کے ایسے دوست بھی یقیناً نہیں ہوں گے جن کے خطوں کا جواب دینا ضروری ہو۔ اس کے کسی پیارے دوست کی لکھی گئی کتاب پڑھنے کی پریشانی بھی اسے نہیں ہوگی جس کو بلاوجہ پڑھ کر اس کے بارے میں تبصرہ لکھنا پڑے۔ مصنف بیان کرتا ہے کہ اگر یہ فقیر ان تمام پریشانیوں مسائل سے آزاد ہے جو اس کے کام میں خلل انداز ہوتے ہیں اور اس کے ذہنی سکون اور وقت کو برباد کرتے ہوں تو اس بات میں کوئی حیرانی نہیں ہونی چاہیے کہ وہ سے بہت بہتر ہے اور میں اس کے مقابلے میں کمزور ہوں۔ اے میرے اللہ! اس کے باوجود بھی وہ شکر ادا نہیں کرتا، اس کا کوئی دوست نہیں جو اس کے لیے اُلجھن سبب بنے۔

سوال نمبر 4: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک نظمیہ جزو کی تشریح کیجیے: (5)

الف۔
گرداب پر تھا شعلۂ جوّالہ گُماں انگارے تھے حباب تو پانی شرر فشاں
منہ سے نکل پڑی تھی اک موج کی زباں تہ پر تھے نہنگ، مگر تھی لبوں پہ جاں
پانی تھا آگ، گرمیِ روزِ حساب تھی
ماہی جو سیخِ موج تک آئی، کباب تھی

جواب: الف۔ نظم کا نام : میدان کربلا میں گرمی کی شدّت شاعر کا نام: میر انیسؔ

تشریح: میر انیس اس بند میں میدان کربلا کے دریائے فرات اور اُس دن کی گرمی کی شدت کو بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ دریا کا بھنور ایسا معلوم ہو تھا کہ گھومنے والا انگارہ ہو۔ جو چاروں طرف گھوم رہا ہو پانی کے بلبلے انگاروں کی طرح دہک رہے تھے اور پانی آگ اگل رہا تھا کہ لہروں کی زبان سیراب نہ ہونے باعث منہ سے باہر نکل آئی ہے جس طرح جانور اور پرندے پیاس کے مارے اپنی زبان باہر نکال لیتے ہیں۔ دریائے فرات کا پانی آگ کی طرح گر رہا تھا۔ گرمی اتنی زیا تھی جیسے کہ قیامت کا دن ہو۔ وہ مچھلیاں جو لہروں کے ساتھ اُوپر آرہی تھیں وہ گرمی کی حدت کے باعث جل بھن جاتی تھیں۔ لہریں اتنی گرم تھیں جتنی کہ لوہے سلاخیں ہوتی ہیں جن پر گوشت بھونا جاتا ہے اس لیے مچھلیاں بھی لہروں کی زد میں آکر بھن رہی تھیں۔

ب۔
دو عالم کا اِمداد گار آگیا ہے امین آگیا، غم گُسار آگیا ہے
غریبوں کی جاں کو، یتیموں کے دل کو سکوں ہو گیا ہے، قرار آگیا ہے
اُصول محبت ہے، پیغام جس کا
وہ محبوبِ پروردگار آگیا ہے

جواب: ب۔ نظم کا نام: نعت شاعر کا نام: احسانؔ دانش

تشریح: نعت کے پہلے شعر میں شاعر حضور سید الانبیاء، حبیب کبریا، محبوب کبریا، محبوب خدا حضرت محمد مصطفی خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی صفت ہمدردی، امانت داری اور غم گُساری کو بیان کیا ہے۔ حضور علیہ الصلوۃ والسلام دوعالم میں امت مسلمہ کے مددگار ہیں، اللہ رب العزت کے دین اسلام کے امانت دار ہیں، دکھ درد کے ماروں کے غمگسار ہیں۔ دینوی زندگی کی رہنمائی وہدایت ہو یا اخروی زندگی میں بخشش ومغفرت، انسانی اخلاق کی صفتِ امانت ہو یا توحید الٰہی کا پیغام وحدت، دردمندوں کی غمگساری ہو یا بے سہاروں سے محبت وشفقت، حضور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی آمد سے زندگی کے ہر رنگ کو خوبصورتی عطا ہوئی۔

آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کی ذات غریبوں، مسکینوں، کمزوروں اور معاشرے کے ٹھکرائے ہوئے لوگوں کے لیے ایک رحمت ثابت ہوئی۔ معاشرے کے کمزور لوگوں کے لیے آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے حقوق مقرر کیے۔ معاشرے میں جو بے انصافی ان کے ساتھ ہو رہی تھی۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے انہیں انصاف دلایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے سب انسانوں کو محبت کا درس دیا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم سے پہلے خواتین اور غلاموں کے ساتھ بہت بُرا سلوک کیا جاتا تھا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے اس کمزور طبقہ کو انصاف دلایا۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم دنیا کے سب سے زیادہ غم گسار اور رحمدل انسان ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے متعلق کسی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے سوال کیا کہ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم اپنی زندگی میں کیسے ہیں؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا کیا تم نے قرآن نہیں پڑھا؟ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم قرآن کی عملی تفسیر ہیں۔ آپ خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم کے دنیا میں تشریف لانے سے غلاموں، یتیموں، مسکینوں اور محتاجوں کے دل کو تسلی نصیب ہوئی کہ دنیا میں کوئی تو ان کا ہمدرد آیا۔ وہ مقدس وبابرکت ہستی جس نے فسق وفجور میں پڑے ہوئے انسانوں کو محبت وشفقت کا درس دیا، آپس میں بٹے ہوئے گروہوں کو اخوت وبھائی چارے کا پیغام دیا، صدیوں سے ایک دوسرے کے خون کے پیاسوں کو باہم شیر وشکر کر دیا، وحشت وبربیت کو امن وسلامتی کے آفاقی درس سے ختم کر دیا۔ حبیب پروردگار، محبوب خدا خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وعلی آلہ واصحابہ وسلم نے محبت، اخوت، شفقت سے ظلم وستم اور فسق وفجور کے شکار انسانوں کو امان عطا کی۔ جانی دشمن ایک دوسرے کی امان کے محافظ ہوگئے۔ صدیوں کی دشمنیاں اور نفرتیں محبتوں میں بدل گئیں۔

سوال نمبر5: مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک غزلیہ جزو کی تشریح کیجیے: (5)

الف۔ مَیں درماندہ اس بارگاہِ عطا کا
گُنہ گار ہوں، اک خطا ہوگئی ہے
تِرے رُتبہ دانِ محبت کی حالت
ترے شوق میں کیا سے کیا ہوگئی ہے

جواب: جزو(الف) **شاعر کا نام:** حسرت موہانی

تشریح: شعر ۱: اس شعر میں شاعر اپنی بے مایہ حقیقت کا اعتراف کرتے ہوئے اظہار ندامت کرتا ہے کہ اے اللہ میں تیری بارگاہ عطا کا ادنیٰ گنہگار ہوں۔ تجھ سے محبت کی خواہش اور عشق کا دعویٰ ایک گنہگار کے لیے تیری عطا سے کم نہیں۔ شاعر اللہ تعالیٰ کی بے پایاں عطا کے آگے اپنے نامہ اعمال سے شرمسار ہو کر کہتا ہے کہا اے میرے پاک پروردگار میرے، میرا حسن عمل، میرا اخلوص نیت اور میری نیکیاں تیرے لطف وعطا کے آگے کمتر اور حقیر ہیں، تیرے حسن کرم فیض میری خطاؤں کی پردہ پوشی کرتا ہے، اگرچہ میں گنہگار ہوں مگر تیری محبت کا دم بھرتا ہوں اور تیرے فضل وعنایت کا طلب گار رہتا ہوں۔

تشریح: شعر ۲:

اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ جب عاشق اللہ تعالیٰ رضا کے لیے خاطر عشق ومحبت کی منازل طے کرتا جاتا ہے تو وہ اپنی ظاہری حالت وکیفیت سے بے پروا اور غافل ہو جاتا ہے۔ نہ دولت کی آرزو رہتی ہے اور نہ شہرت کی تمنا، وہ تو بس عشق الٰہی میں ڈوبا رہتا ہے۔ اُسے اپنے کپڑوں اور ظاہری حالت کا ہوش نہیں رہتا۔

اس شعر میں ہی شاعر اپنی ظاہری حالت کی تبدیلی کا ذکر کر رہا ہے۔ عشق کا جام پینے سے پہلے وہ ظاہری نمود و نمائش اور دنیاوی کو بہت اہمیت دیتا تھا لیکن خالق حقیقی سے عشق نے اُسے دُنیا کی طرف سے بیگانہ کر دیا ہے۔ اللہ جسے عشق کا شرف بخش دے سمجھو تو دنیا ہی بدل جاتی ہے۔

ب۔ آدمی آدمی سے ملتا ہے دل مگر کم کسی سے ملتا ہے
بھول جاتا ہوں مَیں ستم اُس کے وہ کچھ اس سادگی سے ملتا ہے ۔

جواب: جزو(ب) شاعر کا نام: جگر مراد آبادی

تشریح: شعر ا: اس شعر میں شاعر کہتا ہے کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے، روز مرہ کی زندگی میں بہت سے لوگوں سے پالا پڑتا رہتا ہے۔ لیکن ہم مزاج لوگ بہت مشکل سے ملتے ہیں۔ شاعر کے ارد گرد بھی بے شمار لوگ ہیں مگر بہت کم ایسے ہیں جو اس کے مزاج ہیں یا جو اُس کے احساس و جذبات کو سمجھ سکتے ہیں۔ زندگی میں آدمی سے آدمی ملتا ہے میل ملاقات کا سلسلہ جاری رہتا ہے مگر بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ انسان کسی کے ساتھ مل جائے یعنی ایسا بہت مشکل سے ہوتا ہے کہ انسان اپنا د اور قلبی تعلق ہر کسی سے قائم کرلے۔

تشریح: شعر ۲: غزل کے اس شعر میں شاعر اپنے محبوب کی ایک خوبی تذکرہ کرتا ہے، شاعر کہتا ہے کہ میرا محبوب جب بھی مجھ سے ملتا ہے اس خوبصورتی او سادگی سے ملتا ہے کہ اُس کا ہر ستم بھول جاتا ہے۔ شاعر محبوب کی ایک جھلک دیکھنے کے لیے تڑپتا رہتا ہے اور سوچتا ہے کہ جب اُس کا محبوب اُس کے سامنے آئے گا تو شکوہ کرے گا۔ اپنے دُکھ کی داستان سنائے گا۔ محبوب کو بتائے گا کہ وہ کتنی راتوں سے نہیں سویا۔ جب محبوب سامنے آتا ہے تو ساری تکالیف اُس کا معصوم اور بھولا بھا چہرہ دیکھنے سے ہی دور ہو جاتی ہے۔

سوال نمبر 6: قصبے کے سکول میں اُستادوں کی کمی دور کرنے کے لئے ضلعی ناظم کے نام درخواست لکھیں۔ (5)

جواب۔ بخدمت جناب ضلعی ناظم صاحب یونین کونسل نمبر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ فیصل آباد۔ اسلام آباد

شریف آباد

جناب عالی!

جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کہ پیپلز کالونی اس یونین کونسل کا گنجان ترین علاقہ ہے۔ ہمارے علاقے میں صرف ایک گورنمنٹ سکول ہے جو اس علاقہ ک ضروریات پوری کرنے سے قاصر ہے۔ اسی وجہ سے علاقہ کے لوگوں کو اپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں داخل کروانا پڑتا ہے جو سکول غیر معیاری ہونے کے باوجو انتہائی مہنگے ہیں۔

بات یہاں ہی ختم نہیں ہوتی بلکہ اس ایک گورنمنٹ سکول میں بھی ایک ہزار بچوں کے لیے صرف نو اساتذہ ہیں جو طلبا کی اتنی بڑی تعداد کے لیے بہت ک ہیں۔ جب کہ ایک جماعت کے لیے ایک استاد بھی میسر نہ ہو تو آپ خود اندازہ لگا سکتے ہیں کہ تعلیم کا کون کون سے طریقوں سے بیڑہ غرق ہو رہا ہے۔ یہی وجہ ہے ک بہت سے کم سے کم استطاعت رکھنے والے لوگ اُپنے بچوں کو پرائیویٹ سکولوں میں داخل کروا دیتے ہیں۔ یوں اس سکول میں نچلے طبقے کے غریب و نادار افراد کے بچ باقی رہ جاتے ہیں۔ جن کا کوئی پُرسان حال نہیں ہے۔

اسی لیے آپ سے گزارش ہے کہ ہنگامی بنیادوں پر اس سکول میں اساتذہ کی کمی کو پورا کیا جائے۔ اس طرح علاقے کے غریب افراد کے دل کی گہرائیوں سے آپ کے لیے نیک خواہشات اور دعائیں نکلیں گی۔

عین نوازش ہو گی

مورخہ 12 فروری 2022ء

درخواست گزار

اہل علاقہ: ب ج د

ال نمبر7: اشارات کی مدد سے مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک موضوع پر پانچ سو سے چھ سو الفاظ پر مشتمل مضمون لکھیں۔ (10)

ف۔

برسات کا موسم

اللہ پاک نے پاکستان پر خاص رحمت نازل کی ہے اور ہمارے محبوب وطن کو چار موسموں (گرمی، سردی، خزاں اور بہار) سے نوازا ہے۔ ہر موسم کا اپنا مزہ ہے۔ وسم گرما پاکستان کا لمباترین موسم ہے۔ موسم گرما میں ہی برسات کا موسم آتا ہے جو جولائی سے شروع ہو کر ستمبر کے وسط تک جاری رہتا ہے۔

برسات کا خوبصورت موسم ہر کسی کو پسند ہے، سورج کا بادلوں کیساتھ آنکھ مچولی کھیلنا کبھی دھوپ کبھی چھاؤں، قوس و قزح کے رنگوں کا افق پہ بکھرنا کبھی م نرم بوندوں کا مٹی کو مہکانا تو کبھی موسلا دھار بارش کا دن رات برسنا، کبھی بادلوں کا گرجنا اور کبھی بجلی کا چمکنا۔ بارش کا موسم کتنا حسین خوشگوار، دلکش اور سہانا ہوتا ہے جب ہر چیز نکھری، نکھری اور دھلی دھلی نظر آتی ہے اور سبزہ آنکھوں کو ٹھنڈک بخشتا ہے۔ پتہ بوٹا، پھول، شاخیں ہوا میں لہراتی ہوئی ٹھنڈک بکھیرتی ہیں۔ مٹی کی شبویں حواسوں پر چھا جاتی ہے۔ یہ وہ موسم ہے جب نہ چاہتے ہوئے بھی نیند کا غلبہ طاری ہو جاتا ہے اور دل بلاوجہ خوشی سے جھومنے لگتا ہے ٹپ ٹپ گرتی بوندیں ہلکی لکی موسیقی سے بھلی لگتی ہیں یہ نرم آواز کو لبھاتی ہے۔

برسات کے موسم میں رحمت حق تعالیٰ اپنے بندوں پرندوں جانوروں کیلئے رحمت کی بارش برساتا ہے دیکھتے ہی دیکھتے سیاہ گھٹائیں چھا جاتی ہیں سورج کالے دلوں کی چادر اوڑھ لیتا ہے ہوا میں ٹھنڈک کا احساس ہوتا ہے پھر اچانک بارش شروع ہو جاتی ہے اور اگر بارش کے ساتھ ٹھنڈی تیز ہوا چل رہی ہو تو ہلکی پھلکی سردی کا حساس بھی ہوتا ہے۔ بچوں کے چہروں پر مسکراہٹیں بکھر جاتی ہے اور وہ گھروں سے نکل کر گلیوں میں کھیلتے نظر آتے ہیں بچے بارش میں نہاتے اور موج مستی کرتے ں۔ درختوں کی شاخیں لہرانے لگتیں ہیں۔ مور ناچنے لگتے ہیں۔ مرغابیاں کلول کرنے لگتیں ہیں۔ بطخیں جوہڑ کی سطح پر تیرنے لگتیں ہیں۔

گھر گھر کڑاہیاں چڑھتی ہیں۔ پکوان اور مالپوڑے تلے جاتے ہیں۔ پکوڑے اور گلگلے تیار ہو رہے ہوتے ہیں۔ کہیں پراٹھے اتر رہے ہیں کہیں۔ شوقین مزاجوں نے ٹب بالٹیوں میں قسم قسم کے آم ڈال دیئے۔ لنگڑا، سندھڑی، سفیدہ، ڈسہری، چونسا اور انور لٹور کیا کیا تحفے ہیں۔ چھلکے اور گٹھلیوں کے ڈھیر لگ جاتے ہیں۔

بارش تھمنے کے بعد لوگ گھروں سے نکلے کوئی موسم کا لطف اٹھانے اور خرید و فروخت کرنے بارش کے بعد باغ نکھر گئے لوگ بارش کے موسم کا لطف اٹھاتے ظر آنے لگے۔ برسات کا موسم اللہ کی عظیم نعمت ہے ہمیں اس نعمت کا شکر ادا کرنا چاہیے۔ لیکن بارش اُتنی ہی اچھی جو کھیتوں کو سیراب کر دے۔ ضرورت سے زیادہ رش سے نظام درہم برہم ہو جاتا ہے۔ حالیہ موسلا دھار بارش نے لاہور سمیت کئی شہروں میں جل تھل مچا دی، جہاں ابر رحمت کھل کر برسا مختلف گھروں کی چھتیں رنے سے متعدد لوگ زخمی بھی ہو گئے۔ دوسری طرف آندھی اور بارش سے بجلی کا نظام درہم برہم ہو گیا جس سے شہر اندھیرے میں ڈوب گیا اور رات گئے تک کئی لاقوں میں بجلی بحال نہ ہو سکی۔ جب بھی موسلا دھار بارش ہوتی ہے۔ کئی علاقے اندھیرے میں ڈوب جاتے ہیں، لوگ بجلی کے "دیدار" کو ترستے ہیں۔

برسات کا موسم اپنے ساتھ پروانے، بھنگے، مکوڑے، مچھر اور ٹڈیاں بھی لاتا ہے۔ کیڑے، مکوڑے، پتنگے، بچھو اور کنکھجورے ہر طرف منڈلا رہے ہوتے ین۔ مینڈک مل مل کر ٹراتے ہیں۔ ڈینگی مچھروں کی صورت میں نئی مصیبت پیدا ہو جاتی ہے۔

سخت گرمی کے بعد چھانے والے بادل کھل کر برستے ہیں۔ بچے گھروں سے باہر نکل آتے ہیں اور اس طوفانی بارش سے جہاں بچے لطف اندوز ہو رہے ہوتے یں وہاں بہت سے حادثات بھی ہوتے ہیں۔

ب۔

میرا پسندیدہ شاعر

متبادل عنوانات: ا۔ علامہ اقبالؒ کی شاعری ۲۔ اقبالؒ ایک مثالی شاعر

اگر کسی شخص کو شعری ذوق ہو تو وہ ضرور مختلف شاعروں کے شعروں کا مطالعہ کرتا رہتا ہے۔ اس سے اس کا ذوق شعر سنورتا اور نکھرتا چلا جاتا ہے۔ یہ ایک خداداد چیز ہے۔ میں بھی ابتداء ہی سے شعری ذوق رکھتا ہوں مختلف شاعروں کا کلام دیکھا ہے۔ قدیم بھی اور جدید بھی۔ قدیم شاعروں میں میں میر تقی میرؔ کے

گیس پیپر اینڈ ماڈل پیپر # 2 (SLOs Based)

Version No.			
⓪	⓪	⓪	⓪
①	①	①	①
②	②	②	②
③	③	③	③
④	④	④	④
⑤	⑤	⑤	⑤
⑥	⑥	⑥	⑥
⑦	⑦	⑦	⑦
⑧	⑧	⑧	⑧
⑨	⑨	⑨	⑨

ROLL NUMBER						
⓪	⓪	⓪	⓪	⓪	⓪	⓪
①	①	①	①	①	①	①
②	②	②	②	②	②	②
③	③	③	③	③	③	③
④	④	④	④	④	④	④
⑤	⑤	⑤	⑤	⑤	⑤	⑤
⑥	⑥	⑥	⑥	⑥	⑥	⑥
⑦	⑦	⑦	⑦	⑦	⑦	⑦
⑧	⑧	⑧	⑧	⑧	⑧	⑧
⑨	⑨	⑨	⑨	⑨	⑨	⑨

FBISE

Answer Sheet No.________

Sign. of candidate________

Sign. of Invigilator________

حصہ اوّل

وقت: 20منٹ
کل نمبر: 15

نوٹ: حصہ اوّل لازمی ہے۔ اس کے جوابات اسی صفحہ پر دے کر ناظم مرکز کے حوالے کریں۔ کاٹ کر دوبارہ لکھنے کی اجازت نہیں ہے۔ لیڈ پنسل کا استعمال ممنوع ہے۔

سوال نمبر1: ہر جزو کے سامنے دیے گئے درست دائرہ کو پُر کریں۔

(1) ________ ایسی نظم کو کہتے ہیں جس میں قافیہ ردیف اور بحر کی ضرورت نہیں ہوتی البتہ وزن کا ہونا ضروری ہے۔
(A) یک مصرعی نظم [✓ (B) نثری نظم] (C) پابند نظم (D) نظم معراء

(2) ________ میں شاعر کسی خاص موضوع پر اظہار خیال کرنے کا قصد کرتا ہے۔
[✓ (A) قصیدہ/قصیدے] (B) کنایہ (C) غزل (D) استعارہ

(3) شاعرانہ مضمون میں ________ اس صنف کا نام ہے جس میں چار مصرعوں میں ایک مکمل مضمون ادا کیا جاتا ہے۔
(A) مخمس (B) مثنوی [✓ (C) رباعی] (D) قطعہ

(4) ________ ایسے لفظ یا لفظوں کے مجموعے کو کہا جاتا ہے جو مجازی یاَ غیر حقیقی معنوں کے لیے استعمال کیے جائیں۔
(A) قافیہ (B) ردیف (C) استعارہ [✓ (D) کنایہ]

(5) وہ لفظ جو مجازی معنوں میں استعمال ہو اسے قواعد کے اعتبار سے کیا کہیں گے؟
(A) استعارہ [✓ (B) روزمرہ] (C) تشبیہ (D) کنایہ

(6) ”علی اچھا لڑکا ہے“۔ اس جملے میں ”ہے“ قواعد کی رو سے کیا ہے؟
(A) فعل تام [✓ (B) فعل ناقص] (C) فعل لازم (D) فعل متعدی